سیونگ اکاؤنٹ کھلوانا اور اس سے نفع حاصل کرنا کیسا؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:kan14478
تاریخ:08-10-2019

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ بینک میں سیونگ اکاؤنٹ کھلوانا اور اس سے نفع حاصل کرنا کیسا ہے؟

سائل:ریاض حسین (گلستانِ جوہر، کراچی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

بینک میں ایسا سودی اکاؤنٹ کھلوانا کہ جس میں رقم جمع کروانے پر مشروط منافع ملے جائز نہیں اور اس سے حاصل ہونے والا نفع سود ہے، جو ناجائز و حرام ہے، کیونکہ اکاؤنٹ میں جمع شدہ رقم کی شرعی حیثیت قرض کی ہے اور قرض پر مشروط نفع حاصل کرنا سود ہے۔

سود کے بارے میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:﴿ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ﴾ترجمہ کنز العرفان:اللہ نے خرید وفروخت کو حلال کیا اور سود کو حرام کیا۔" (سورۃ البقرہ، آیت 275)

مسلم شریف کی حدیث پاک میں ہے:" لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٰکل الربوا وموکلہ و کاتبہ و شاھدیہ قال وھم سواء "یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سود کھانے والے، سود دینے والے، اس کے لکھنے والے اور اس کے گواہوں پر لعنت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ یہ تمام لوگ گناہ میں برابر ہیں۔ (الصحیح لمسلم، جلد2، ص27، مطبوعہ کراچی)

علامہ علاؤالدین المتقی ایک حدیث پاک نقل فرماتے ہیں، جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"کل قرض جر منفعۃ فھو ربا ، رواہ الحارث بن ابی اسامۃ عن امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالی وجھہ الکریم "یعنی ہر وہ قرض جو منفعت لائے، وہ سود ہے، اسے حارث ابن ابی اسامہ

نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

(کنز العمال، کتاب الدین والسلم، حدیث 15512، ج6، ص99، مطبوعہ بیروت)

علامہ علاؤالدین حصکفی علیہ الرحمۃ در مختار میں نقل فرماتے ہیں:"کل قرض جر نفعا حرام"یعنی ہر وہ قرض جو نفع لائے حرام ہے۔

اسی کے تحت ردالمحتار میں ہے:"ای اذا کان مشروطا"یعنی یہ نفع تب حرام ہے، جب اس کی شرط لگائی گئی ہو۔

(ردالمحتار علی الدر المختار، ج7، ص395، مطبوعہ بیروت)

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ سے سوال ہوا(اگر زید عمرو کو دس روپے کا نوٹ قرض دے اور اس وقت یا کچھ دنوں کے بعد عمرو بارہ روپے نقد ادا کرے، تو اس پر سود کا اطلاق ہو سکتا ہے یا نہیں اور زید و عمرو گنہگار ہوئے یا نہیں؟)اس کے جواب میں فرماتے ہیں:"اگر قرض دینے میں یہ شرط ہوئی تھی، تو بے شک سود و حرام قطعی و گناہِ کبیرہ ہے، ایسا قرض دینے والا ملعون اور لینے والا بھی اسی کی مثل ملعون ہے۔"

(فتاوی رضویہ، ج17، ص278، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ تعالی اعلم و رسولہ اعلم عزوجل وصلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطاری

08صفر المظفر 1441ھ/08اکتوبر 2019ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے